Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲-۷۷ | اتوار ۲ شوال ۱۴۱۲ھ، ۶ شہادت ۱۳۷۱ہش، ۶ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۹

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے خصوصی درخواست دعا

ربوہ: ۵ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ دل کے عارضے سے علیل ہیں۔ آج بروز اتوار ساڑھے تین بجے دن محترم صاحبزادہ صاحب کو بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ جہاں ماہر ڈاکٹر صاحبان کی زیر نگرانی آپ کا علاج جاری ہے۔

آج صبح عید کے بعد حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے، کی غائبانہ نماز جنازہ کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب نے تشریف لانا تھا لیکن طبیعت کی خرابی کی وجہ سے آپ تشریف نہ لا سکے تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو اپنے فضل و کرم سے جلد کامل صحت عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔

ربوہ میں حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی

لندن میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا جسد خاکی امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ: ۵ اپریل۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز عید ادا کرنے کے بعد حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔

اس سے قبل نماز عید کے خطبہ میں مولانا صاحب نے عید کے موقع پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارکباد کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو عید کی مبارکباد دی۔ مولانا نے فرمایا کہ دکھ کے اس موقع پر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ لندن میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ کا جسد خاکی امانتاً لندن میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ کے درجات بلند کرے۔ آپ کو اپنے مقامات قرب میں بڑھاتا رہے اور حضرت سیدہ کی صاحبزادیوں اور خاندان حضرت اقدس کے جملہ افراد کو صبر جمیل عطا کرے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر قدم پر آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

والدین بچپن ہی سے اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"مثل مشہور ہے کہ کوئی چور تھا۔ وہ چوری کے لئے کسی گھر میں گیا۔ اتفاقاً گھر والے جاگ رہے تھے۔ انہوں نے اس چور کو گھیر لیا۔ چور کو ڈر پیدا ہوا کہ اگر میں پکڑا گیا تو مجھے جیل خانہ میں بھیج دیا جائے گا اور عدالت سے مجھے سزا ملے گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ محفوظ نکل جانے کی کوئی صورت پیدا کروں۔ چنانچہ اس نے گھر والوں سے لڑائی شروع کر دی۔ جس میں ایک آدمی مارا گیا۔ آخر وہ پکڑ لیا گیا اور عدالت سے اسے پھانسی کی سزا ملی۔ عام طور پر مشہور ہے۔ معلوم نہیں ایسا ہوتا بھی ہے یا نہیں کہ جیل خانہ کا یہ قاعدہ ہے یا کسی زمانہ میں قاعدہ ہوا کرتا تھا کہ جب کسی کی پھانسی کا وقت قریب آئے تو جیل کے ملازم اس سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر کوئی خواہش ہو تو وہ بیان کر دے۔ اگر وہ خواہش قانون کے لحاظ سے جائز ہوتی تو وہ اسے پورا کر دیتے۔ اسی دستور کے ماتحت اس چور سے بھی دریافت کیا گیا کہ اس کی کوئی خواہش ہو تو بیان کر دے۔ اس نے کہا میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جیل خانہ والوں نے اس کی ماں کو بلایا اور اس کی ملاقات کا انتظام کر دیا۔ اس نے کہا میں نے اپنی ماں کو علیحدگی میں ملنا ہے۔ چنانچہ پردہ ڈال دیا گیا تا وہ اپنی ماں سے علیحدگی میں بات کرے۔ جب اس کی ماں اس سے علیحدگی میں ملنے کے لئے گئی تو اس نے کہا میں تمہارے کان میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اپنا کان اس کی طرف کر دیا۔ اس کا اس طرف کان جھکانا تھا کہ یکدم وہ چیخنے لگ گئی اور اس نے کہنا شروع کر دیا۔ ہائے میں مر گئی۔ پولیس نے آواز سنی تو وہ دوڑ کر اندر آئی اور اس نے دیکھا کہ اس نے اپنی ماں کا کان دانتوں سے کاٹ لیا ہے۔ اور اس کا تمام جسم اور کپڑے خون سے لت پت پڑے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر پولیس کے آدمیوں نے اسے ملامت کی اور کہا کہ تجھ سے بڑا ظالم اور کون ہوگا کہ تو نے موت کے وقت اپنی والدہ سے اتنی ظالمانہ حرکت کی۔ پھر اگر پھانسی سے بڑھ کر کوئی اور سزا ہوتی تو تم اس کے قابل تھے۔ اس پر اس نے کہا تمہیں کیا پتہ پھانسی کی سزا دراصل مجھے میری والدہ نے ہی دلائی ہے۔ بچپن میں مجھے عادت تھی کہ میں سکول جاتا تو کسی لڑکے کی پنسل یا دوات چرا لاتا اور گھر آ کر والدہ کو دے دیتا۔ جب پنسل اور دوات کے مالک گھر آتے تو بجائے اس کے کہ وہ مجھے ڈانٹتی۔ الٹا آنے والوں سے لڑنا شروع کر دیتی اور کہتی کہ میرا بچہ چور نہیں حالانکہ اسے علم ہوتا تھا کہ میں وہ چیزیں چرا کر لایا ہوں۔ اس پر میں دلیر ہو گیا۔ اور بڑی بڑی چوریاں شروع کر دیں لیکن میری والدہ ان پر پردہ ڈالتی رہی۔ پھر میں نے چوروں کی صحبت اختیار کی اور گھروں کو لوٹنا شروع کیا لیکن اس وقت بھی میری والدہ کو خیال نہ آیا کہ وہ مجھے منع کرے۔ وہ ہر دفعہ میرے قصور کو چھپانے کی کوشش کرتی۔ اور اگر کوئی شخص آ کر پوچھتا تو اس سے لڑتی اور کہتی کہ میرا لڑکا چور نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک چوری کے دوران میں لڑائی ہو گئی اور مجھ سے ایک شخص قتل ہو گیا جس کی پاداش میں آج مجھے پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہے اگر میری والدہ شروع میں ہی مجھے چوری سے باز رکھتی اور میری چوریوں پر پردہ نہ ڈالتی تو مجھے بڑی چوریوں کے لئے دلیری نہ ہوتی اور مجھے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ پس حقیقت یہی ہے کہ ماں باپ کی تربیت بچوں پر بڑا گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جن بچوں کے والدین بچپن سے ان کے کانوں میں یہ بات ڈالتے رہتے ہیں کہ انہوں نے بڑے ہو کر دین کی خدمت کرنی ہے۔ وہ دینی ماحول سے الگ ہو کر بھی اس بات کو بھلاتے نہیں بلکہ اسے ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

اسیران راہ مولا کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ر شہادت ۱۳۷۱ ہش ۶ر اپریل ۱۹۹۲ء

دین و دُنیا کے اغراض و مقاصد

یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا کی ۔ تو پھر کیوں نہ یہاں پر عمل اس طرح کیا جائے کہ آخرت پر بہتر انداز سے اثر ڈالے ۔ ایسے اعمال کیوں کئے جائیں ۔ یا بعض ایسے اعمال کیوں کئے جائیں کہ صرف یہاں کے لئے ہوں ۔ اور آخرت میں ان کی کوئی جزا نہ ہو ۔ لیکن کیا ایسا کرنا ممکنات میں سے ہے ۔ لگتا ہے کہ دنیا کے کام دنیا کے لئے اور آخرت کے کام آخرت کے لئے ہیں ۔ لیکن ایسا نہیں ہے ۔ اس عمل کو بدلا بھی جا سکتا ہے ۔ دراصل کام کے عوامل نیّت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ۔ اور آخرت میں جزا کا دارومدار ہی نیّت پر ہے ۔ دین کے کام بھی اگر بدنیّتی سے کئے جائیں تو آخرت میں جس جزا کی توقع کی جا سکتی ہے وہ نہ مل سکے گی ۔ اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ اگر دنیا کے کام بھی نیک نیتی سے کئے جائیں تو آخرت میں اسکی بہتر جزا متوقع ہے ۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی کام دنیا کیلئے کرنا ہی ہے تو اسے بلا وجہ اور بلا جواز دین کا نام تو نہ دو ۔ ایسا نہ ہو کہ اس طرح اپنا نفس بھی دھوکا کھا جائے اور دوسرے لوگوں کو بھی دھوکہ لگے ۔ ایسا کرنا تو بہت ہی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے ۔ یہ بات اغراض و مقاصد کی جانچ پڑتال سے واضح ہوتی ہے ۔ اگر کسی کام سے دنیا حاصل کرنا غرض ہے اور اس کا صرف اور صرف یہ مقصد ہے کہ اسی دنیا کا فائدہ ملے ۔ تو یقیناً اسے دین سے الگ رکھنا لازمی ہے ۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں

"دنیا اور اس کے اغراض و مقاصد کو بالکل الگ رکھو ۔ اسے دین کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ ۔ کیونکہ دنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اس کے ثمرات باقی رہنے والے ۔ دنیا کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے ۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر آن اور ہر دم میں ہزاروں موتیں ہوتی ہیں ۔ مختلف قسم کی وبائیں اور امراض دنیا کا خاتمہ کر رہی ہیں ۔"

دنیا کو تو دین بنایا جا سکتا ہے ۔ اور ہر بظاہر دنیاوی کام دین کا حصّہ ہو سکتا ہے اور ہونا بھی چاہیئے ۔ لیکن اغراض و مقاصد دونوں کے الگ ہیں اور یہ اغراض و مقاصد ہی ہیں جن کو ایک دوسرے کے ساتھ گڈمڈ نہ کرنا چاہیئے ۔ ایسا کرنے سے دل کی تسکین سے بھی محروم ہونا پڑتا ہے اور آخرت کی جزا سے بھی ۔ پس اگر ہم اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لئے سب کچھ کریں تو دنیا بھی دین بن سکتی ہے ۔ ورنہ ہمیں ان دونوں کے اغراض و مقاصد بالکل الگ الگ رکھنا چاہئیں ۔

مَیں ہَوا میں جَلا رہا ہُوں دِیا
مَیں گھٹاؤں سے مانگتا ہُوں سکُوت
مَیں نے ہر شَے سے پنجہ کش ہو کر
اِک زمانے کو کر دیا مبہُوت

اَبُوالاقبال

آجا درِ مولیٰ پہ

اَے جنوں سب یہ تری خیرہ سری ہے بےفیض
نالے بیکار ہیں آہ سحری ہے بے فیض

ہنس کے دیکھا تو مجھے تُو نے مگر نفرت سے
آہ کس درجہ تری خوش نظری ہے بے فیض

کیا تجلّی ہے کہ ہیں دیکھنے والے بے ہوش
جو شش حُسن تری جلوہ گری ہے بےفیض

حُسن مفتوح نہ ہو جس سے جنُوں وہ بیکار
پردہ در جو نہ ہو وہ جامہ دری ہے بےفیض

دمِ آخر وہ مجھے دیکھ کے کیوں روتے ہیں
ان سے کہہ دے کوئی یہ چارہ گری ہے بےفیض

پُرزے لایا ہے مِرے خط کے نرے حُسن جواب
کون کہتا ہے تِری نامہ بری ہے بے فیض

نہ کھلایا ہے کبھی یہ غنچۂ دِل بادِ بہار
یہ تری شہرتیں اور ناموری ہے بے فیض

سخت جانی مِرے آگے نہ جُھکی تیغِ ستم
مان لے اب تو تری دَرد سَری ہے بےفیض

تُو جو پتھراتی تو کچھ ان پہ اثر ہو جاتا
چشم خونناب فشاں تیری تری ہے بے فیض

گوھر آجا درِ مولیٰ پہ رما لے دھونی
دیکھ لی تُو نے کہ یہ دَربدری ہے بےفیض

ذوالفقار علی خان گوہر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے ۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مُراد یابی اور نامرادی میں اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدّت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ہستی باری تعالیٰ

۔چوتھی دلیل خدا کی ہستی کی یہ ہے کہ جن لوگوں نے دعویٰ کیا کہ خدا ہے وہ ضرور کامیاب ہوئے اور جن لوگوں نے انکار کیا وہ خائب و خاسر رہے۔ اگر خدا نہ ہوتا تو یہ تفرقہ کیوں ہوتا۔ یہ بات صرف دعویٰ کے رنگ میں نہیں بلکہ واقعات پر اس کی بنا ہے۔ دیکھو حضرت ابراہیمؑ نے دنیا کے سامنے پیش کیا کہ خدا ہے۔ نمرود نے انکار کیا۔ اور ابراہیمؑ کا مقابلہ کیا۔ اور دنیا دیکھ لیا۔ کہ ابراہیمؑ کامیاب اور نمرود ناکام رہا۔ پھر موسیٰ کی حالت کا مشاہدہ کرو وہ فرعون جیسے جبار بادشاہ کے پر ہیبت دربار میں دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ خدا ہے مگر فرعون انا ربکم الاعلیٰ کہہ کر انکار کرتا ہے پھر جو نتیجہ نکلا وہ دنیا جانتی ہے۔ پھر حضرت عیسےٰ کا زمانہ آیا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پیش کرنے دنیا میں آئے۔ یہود نے آپ کی تکذیب کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آج یہودی دنیا میں تمام قوموں سے ذلیل و خوار ہیں۔
پھر سب کے سردار خیر الرسلؐ کی باری آئی۔ آپ نے مکہ والوں کے سامنے خدا کا وجود پیش کیا۔ لیکن بدبختوں نے انکار کیا اور سب کے لیڈر سید الوادی ابوالحکم نے مقابلہ کیا لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ کس طرح تباہ ہوا اور ابوالحکم سے ابوجہل بن گیا۔

غرض تمام وہ صادق راستباز جو خدا کے وجود کا اقرار کرنے والے تھے۔ کامیاب ہوئے اور تمام مخالف ناکام اور یہ بات خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک بڑا بھاری ثبوت ہے

پانچویں دلیل ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں قرآن مجید ان لفظوں میں بیان فرماتا ہے (۔) یعنی علم غیب ایک ایسا علم ہے جو دنیا میں کسی انسان کو معلوم نہیں۔ اور آئندہ ہونے والے واقعات سے روئے زمین پر کوئی شخص واقف نہیں۔ اور واقعہ میں اگر انسان غور کرے تو اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ جو باتیں ابھی ظہور میں نہیں آئیں۔ ان سے کوئی شخص آگاہ نہیں۔ اور انسان تو یہ بھی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے اور پرسوں اس پر کیا مصیبت پڑنے والی ہے۔ غرض آئندہ کا حال کوئی نہیں جانتا اور مستقبل کے واقعات کسی کو معلوم نہیں۔ لیکن باوجود اس کے پھر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ جن راستبازوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور خدا کی طرف سے آنے کے مدعی ہوئے۔ وہ بعض خبریں قبل از وقت دیتے رہے اور وہ واقعہ کے مطابق پوری بھی ہوتی رہیں۔ حالانکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ کوئی انسان آئندہ کی خبریں معلوم نہیں کر سکتا۔ تو اب ہم نبیوں کے معاملہ میں غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچے کہ وہ بھی ہم جیسے انسان تھے۔ وہ بھی آئندہ کے واقعات سے ہماری طرح محض لاعلم تھے لیکن یہ جو غیب کی بہت سی اہم خبریں قبل از وقت وہ دنیا پر ظاہر کرتے رہے اس معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بکل شیءٍ علیم ہستی ہے جو انہیں خاص طور پر ان پیش آنے والے واقعات سے مطلع کرتی رہی ہے۔ اس بات کو قرآن حکیم اس طرح پر بیان فرماتا ہے (۔) یعنی نبیوں اور رسولوں پر جو غیب کی خبریں منکشف ہوتی ہیں یہ ان کی ذاتی خوبی نہیں بلکہ ایک وراء الوریٰ ہستی ہے۔ جو ان کو قبل از وقت واقعات سے مطلع کرتی ہے۔ غرض نبیوں کا پیشگوئیاں شائع کرنا اور بڑے بڑے اہم واقعات کا قبل از وقت بیان کر دینا اور پھر وقت پر ان باتوں کا پورا ہو جانا۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کی ایک بڑی زبردست دلیل ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ ایک پیشگوئی شائع کی جاتی ہے۔ کہ میں تیرے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور ٹھیک دو ہزار برس بعد یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اور اس بات پر مہر لگاتی ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کا تعلق ایک ایسی ہستی سے تھا۔ جو عالم الغیب ہے پھر حضرت عیسیٰؑ کا فرمانا کہ میں اپنے بعد ایک رسول کی خبر دیتا ہوں جس کا نام احمدؐ ہوگا۔ احمدؐ اپنے وقت پر کس وضاحت سے ظاہر ہوا۔ اور پیشگوئی کے پورا ہونے نے ایک ثبوت قائم کر دیا۔ کہ مسیح ناصریؑ کا ایک وراء الوریٰ وجود سے تعلق تھا۔ اور اسی نے انہیں آئندہ ہونے والے واقعات سے مطلع کیا پھر رسول کریمؐ نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور آپ نے سینکڑوں باتیں قبل از وقت دنیا پر ظاہر کیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ غلبہ روم کی آیت ملاحظہ کرو۔ پھر دجال یاجوج ماجوج کی پیشگوئی آج ہمارے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ پھر کتابوں کا پھیلنا۔ دریاؤں کا پھاڑا جانا۔ اونٹوں کا بیکار ہونا و دجال کا قتل ہونا۔ صلیب کا دلائل سے توڑا جانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جو ہماری آنکھوں نے دیکھی ہیں اور یہ سب کی سب پکار پکار کر عالم الغیب کی ذات بابرکات کا پتہ دے رہی ہیں۔

ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت میں چھٹی دلیل اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کے وجود کو پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے (۔) یعنی دنیا میں بہت سے بادشاہ ہیں۔ بڑے بڑے قلعے بنواتے ہیں۔ اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں تیار کرواتے ہیں۔ لیکن ایک وقت کے بعد وہ قلعے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ وہ عمارتیں ویران ہو جاتی ہیں۔ اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں رہتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ بادشاہ اپنے وقت میں بیشک بڑی قوت اور شوکت رکھتے تھے۔ لیکن جب موت نے ان کو اس دنیا سے باہر کر دیا۔ پھر اس کارخانہ میں ان کا کوئی دخل باقی نہ رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایک چھوٹا سا مکان مکہ میں بناتا ہوں۔ وہ ہمیشہ آباد رہے گا اور اس مقام پر کبھی ویرانی دخل نہ پا سکے گی۔ وہ مکان لوگوں کے لئے امن کا موجب ہوگا۔ لوگ دنیا کے کناروں سے قربانیاں پیش کرنے وہاں آئیں گے۔ اور وہاں پر ہمیشہ حج ہوتا رہے گا۔ اور وہ دینی مرکز بن جاوے گا۔ اب دیکھو اس وعدہ کو تیرہ سو برس ہونے کو آئے۔ اور ہمارے سامنے سینکڑوں قلعے اور عظیم الشان فلک نما عمارتیں زمین کا پیوند ہو گئیں۔ بیسیوں بڑی بڑی سلطنتیں تباہ ہو گئیں۔ اور دنیا پر بڑے بڑے انقلاب آئے۔ مگر مکہ کا وہ معمولی سا مکان اپنی شان و شوکت کے ساتھ قائم ہے۔ لوگوں کے لئے امن کا موجب بنا ہوا ہے۔ مکہ معظمہ کی یہ خصوصیت اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں کا وہاں ہر سال دیوانہ وار دوڑتے ہوئے جانا اور بیت اللہ کا یہ اعزاز و احترام اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اس کا بنانے والا غیر فانی ہے۔ اور آگے فرمایا (۔) یعنی بیت اللہ کا وجود جس طرح دلالت کرتا ہے کہ اس کا بانی ازلی ابدی اور قادر مقتدر ہے۔ جو اپنے بنائے ہوئے مکان کی حفاظت اپنی بے نظیر قدرت سے کرتا ہے اسی طرح وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا بھی ہے۔ غرض خانہ کعبہ کا وجود بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک برہان ہے۔

۔ساتویں دلیل اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے منوانے کے لئے قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ میں یہ کتاب یعنی قرآن مجید نازل کرتا ہوں اور یہ کتاب کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت اور کیا بلحاظ اپنی معنوی خوبیوں کے ایسی بے مثل ہے۔ کہ اس کی نظیر کوئی نہیں بنا سکتا۔ اور اگر کسی میں طاقت ہے تو وہ آزما دیکھے۔ پھر زور دے کر فرمایا۔ کہ اگر دنیا کے جن و انس اگلے اور پچھلے عالم اور جاہل مل کر بھی اس پایہ کی کتاب بنانا چاہیں تو بھی نہیں بنا سکتے۔ اور یہ بات دلیل ہے اس امر کی کہ یہ کتاب کسی انسان کی نہیں۔ کیونکہ اگر کسی انسان کی تصنیف ہوتی۔ تو اور بہت سے انسان ایسی تصنیف کر سکتے لیکن جب کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ اس کی مثل لانے پر قادر نہیں اس لئے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ انسانی فعل نہیں۔ بلکہ کسی وراء الوراء ہستی کا ہے جو تمام انسانوں سے زیادہ قادر اور علیم و حکیم ہے۔ اور اسی کو دوسرے لفظوں میں خدا کہتے ہیں۔ غرض قرآن کا بے مثل ہونا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک بہت بڑا زبردست ثبوت ہے۔

دنیا میں جس قدر چیزیں ہم کو نظر آتی ہیں۔ اصل میں ان کی ذات ہم نہیں دیکھ سکتے بلکہ صفات کو دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہماری آنکھوں کے سامنے ایک درخت ہے۔ اور ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔ تو اس کی ذات کو نہیں دیکھتے بلکہ کچھ صفتوں کو دیکھ رہے ہیں۔ مثلاً اس کا طول و عرض نظر آتا ہے۔ اور طول و عرض صفات میں سے ہے۔ نہ کہ ذات سے پھر اس کا رنگ دیکھتے ہیں۔ اور وہ صفت ہے نہ کہ ذات۔ پھر ہاتھ لگا کر اس کی سختی نرمی معلوم کرتے ہیں تو وہ بھی ذات نہیں بلکہ صفات ہیں پھر اس کا میوہ کھاتے ہیں۔ تو اس کی ذات نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ مزا محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ مزیدار ہونا میوہ کی ایک صفت ہے نہ کہ ذات۔ غرض جمادات۔ نباتات حیوانات ان تمام قسموں میں سے ہم جب کوئی چیز دیکھتے ہیں۔ تو اس کی ذات ہمیں نظر نہیں آتی۔ بلکہ صفات ہی صفات دیکھتے ہیں۔ طول۔ عرض رنگ۔ سختی۔ نرمی۔ مزا وغیرہ یہی باتیں ہم کو نظر آتی ہیں۔ اس لئے یہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات —— نون سین

کویتی پریس

کویت میں جب ۱۹۸۶ء میں منتخب پارلیمنٹ کو برطرف کیا گیا تھا تو پریس پر کڑی نگرانی رکھنے کے لئے سنسر لگا دیا گیا تھا۔ اسکے خلاف اکثر و بیشتر احتجاج ہوتا رہا اور جب عراق نے کویت پر حملہ کیا اور عراق کو کویت کے باہر نکال دیا گیا تو سنسر ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء کو پوری طرح اٹھا لیا گیا۔ لیکن حکومت نے محسوس کیا کہ سنسر اٹھا لینے کے بعد بیرونی دنیا کے نظریات کی ترویج کی جا رہی ہے چنانچہ گذشتہ روز کراؤن پرنس وزیر اعظم شیخ سعد الصباح نے صحافیوں کو بلا کر تنبیہہ کی کہ وہ اس قسم کے مضامین چھاپ رہے ہیں جن کے لئے عراق انہیں لاکھوں روپے دے سکتا ہے لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ان نظریات کو یہاں نہیں چلنے دیا جائے گا۔ یہ نظریات بیرونی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم ان کی پذیرائی نہیں کرتے۔

ایک صحافی نے جو بہت بڑے کالم نویس مانے جاتے ہیں کہا کہ حیرانگی کی بات ہے کہ اگر اسوقت ہمارے یہ نظریات شائع کرنے پر پابندی لگائی جاتی ہے تو یہاں جمہوریت کیسے چلے گی۔ جمہوری نظام کے لئے عنقریب کویت میں انتخابات کروائے جا رہے ہیں۔ صحافیوں کا یہ مطالبہ ہے کہ کویت میں تحریک کے سلسلے میں کوئی امتیاز نہیں برتنا چاہیئے اور سیاسی حقوق مکمل طور پر بحال کر دینے چاہیئں۔ اسی طرح عوام الناس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جہاں تک مخالف پارٹیوں کا تعلق ہے حکومت انہیں تسلیم نہیں کرتی۔ کہا جاتا ہے اگر تحریک کے لئے امتیازی قوانین ختم نہ کئے گئے تو ووٹ دینے والوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ۱۶ فیصد رہ جائے گی۔ صحافی اور سیاسی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کویت کے اصلی باشندوں اور دیگر ممالک سے آئے ہوئے جنہوں نے یہاں شہریت حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے اسوقت جب کویت مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ اپنی وفاداری کا ثبوت دیا تھا۔ اسی بات کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ سب لوگوں کو ووٹ دینے کا حق ملنا چاہیئے ایک اور بات جسکی طرف سیاسی مخالفین اشارہ کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ سیاسی پارٹیوں کو باقاعدہ طور پر تسلیم کیا جائے ان کا کہنا ہے کہ ابھی چند روز ہی سنسر اٹھائے جانے پر گذرے تھے کہ کراؤن پرنس نے انہیں اس بری طرح رگیدا کہ سب آزادیاں خاک میں مل جائیں۔ یہ بات کویتی پولیٹیکل تنظیم نے کہی ہے جو سات سیاسی گروہوں کے لئے ایک گپ شپ کا کام دیتی ہے۔ کراؤن پرنس وزیر اعظم نے کویتی پریس پر اس بات کا الزام لگاتے ہوئے کہ وہ بیرونی نظریات کو ملک میں داخل کر رہے ہیں۔ کہا کہ میں صحافیوں اور اخباروں کا نام تو نہیں لیتا لیکن میں انہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ اگر وہ ایسا کرتے رہے تو ان کے نام ظاہر کر دئیے جائیں گے۔ بعض اخبارات اس بات کی طرف لوگوں کو لے جانا چاہتے ہیں کہ حکومت سیکولر ہونی چاہیئے۔ اور انتہائی طور قدامت پسند نہیں یاد رہے کہ کویت میں آزادی کے سیاسی نظریات کا پیش کرنا ممنوع ہے۔

زمبیا — اقتصادی حالت

یہ عجیب بات ہے کہ کسی سربراہ مملکت کے اقتدار سے ہٹ جانے کے بعد ہی پتہ چلتا ہے کہ اس کے وقت میں ملک کی حقیقی کیفیت کیا تھی۔ بتایا تو یہی جاتا ہے کہ ملک خوشحال ہے۔ اور ہر لحاظ سے ٹھیک ٹھاک ہے لیکن سربراہ کے بدل جانے سے ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ملک اقتصادی طور پر کتنا گر چکا ہے۔ زمبیا میں بھی یہی حال ہے۔ کہا جاتا تھا کہ زمبیا کے کینتھ کاؤنڈا کی حکومت بڑی مضبوط حکومت ہے اور اسی وجہ سے ان کا ملک بھی خاصا خوشحال ہے لیکن انتخابات میں وہ ہار گئے اور فریڈرک چیلبا FREDERICK CHILEBA صدر بن گئے تو انہوں نے لوگوں کو بتانا شروع کیا کہ زمبیا کا ہر شخص ایک ہزار امریکی ڈالر کا مقروض ہے۔ اب انہوں نے ملکی حالت کو بہتر بنانے کے لئے انگلستان اور امریکہ کا دورہ کیا۔ وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ممالک کس حد تک زمبیا کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتے ہیں انہوں نے ان ملکوں سے یہ کہا ہے کہ ہم اپنے وعدوں کے پکے ہیں۔ جو لیں گے اس کی پائی پائی واپس کریں گے۔ اور اس بات کا بھی یقین دلاتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں ملے گا۔ اسے بہتر طریق پر خرچ کریں گے۔ تاکہ ملک اقتصادی بدحالی سے باہر آسکے انہوں نے انگلستان میں بھی یہی کچھ کہا اور امریکہ میں بھی یہی کچھ۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر ان کی مدد نہ کی گئی تو زمبیا کے حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔

انہوں نے ان دونوں ملکوں کو بتایا ہے کہ اگر عالمی برادری نے ہماری مدد نہ کی تو اس بات کا بہت خدشہ ہے کہ ملک میں جھگڑے شروع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مار پیٹ قتل و غارت تک پہنچ جائے۔ آخر انسان کہاں تک برداشت کرے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی حد تک وہ تکالیف برداشت کر لیں لیکن اگر آپ انہیں ہمیشہ ان تکالیف میں رکھیں تو اس بات کا ہرگز امکان نہیں ہے کہ وہ اس پر راضی ہوں۔

مسٹر چلی با تو جوان نسل سے ہیں اور وہ جانتے ہیں کس طرح دوسروں کو اپنی بات کا قائل کرنا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا یہ دورہ زمبیا کے لئے خاصا مفید ثابت ہوگا۔

سردار آصف علی

وفاقی وزیر مملکت برائے اقتصادی امور سردار آصف احمد علی نے جنگ فورم میں جن خیالات کا حال ہی میں اظہار کیا۔ ان کی خبر دیتے ہوئے روزنامہ جنگ نے یہ سرخیاں لگائی ہیں۔

وسط ایشیا میں "اسلام پھیلانے" کے عمل کی باتیں کرنے والے "خود تو ٹھیک" ہو جائیں۔ سردار احمد علی۔

ہمارے ملک میں اسلام کے نام پر نفرتیں پھیلائی جا رہی ہیں۔

یہاں "مسجد وار" ہوتی ہے۔ مجھے کافر قرار دینے والوں نے ابھی تک سود کا متبادل پیش نہیں کیا۔

پاکستان مسئلہ افغانستان کا سیاسی حل چاہتا ہے۔ حکمت یار کو یہ بات پسند نہیں تو وہ پاکستان چھوڑ دیں یہاں انہیں سیاست کی اجازت نہیں دیں گے"۔

افغانستان میں اب جہاد وغیرہ نام کی کوئی چیز نہیں۔ اب یہ صرف سیاسی جھگڑا ہے۔

"پاکستان کا اسلام" وسط ایشیا میں سکھانے کی کوشش کی گئی تو بڑا نقصان ہوگا۔

متن میں ان کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے۔ مجھے کافر قرار دینے والوں نے ابھی تک سودی معیشت کا متبادل نظام پیش نہیں کیا۔ لیکن حکومت متبادل نظام کے لئے سوچ بچار کر رہی ہے۔ میں نے زندگی میں کبھی سود کی ایک دمڑی نہیں کھائی۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) حاجی بھی ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں لیکن مجھے کافر بنا دیا گیا ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وسط ایشیا کی ریاستوں میں جا کر وہ اسلام پھیلائیں گے۔ وہ لوگ پہلے خود کو ٹھیک کریں کیونکہ ہمارے ملک میں اسلام کے نام پر نفرتیں پھیلائی جا رہی ہیں یہاں "مسجد وار" ہوتی ہے۔ پہلے "مسجد وار" بند کر دیں پھر دوسری طرف توجہ دیں۔ ہم پیروں فقیروں کو ماننے والے لوگ ہیں۔ بلھے شاہ کے مزار سے انتخابی مہم شروع کرتے ہیں اور وہیں ختم کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم کسی کو گالی نہیں دیں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان میں اب کوئی جہاد وغیرہ نام کی چیز نہیں ہے یہ صرف سیاسی جھگڑا ہے۔ وہاں کافر نہیں ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہیں۔ وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں کے حکمران مذہب اور سیاست کو الگ الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ریاستیں سیکولر ہیں ان ریاستوں کا کہنا ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ لیکن اسلام کو سیاست میں تبدیل کرنا نہیں چاہتے۔

مزید انہوں نے کہا اگر ہم نے پاکستان کا اسلام ان ریاستوں کو سکھانا چاہا تو اس سے بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ ہمارا رویہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہم مذہب کا معاملہ ان ریاستوں پر ہی چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک خانہ جنگی کی طرف جا رہا ہے۔ ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں قتل نہ ہو رہے ہوں۔ پہلے ہمیں اپنی قوم کو ٹھیک کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کافر کافر کی جنگ ختم کر کے کھلے ذہنوں کے ساتھ اکیسویں صدی میں داخل ہونا چاہیئے۔

عرب لیگ اور لیبیا

قاہرہ کے معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ عرب لیگ کے منتظم اعلیٰ نے گذشتہ روز کہا کہ انہیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ عرب لیگ کے ارکان اقوام متحدہ کی ان پابندیوں کا احترام کر سکیں گے جو وہ لیبیا کے خلاف اسلئے لگانی چاہتا ہے کہ لیبیا نے اپنے دو باشندے جن پر لاکربی میں جہاز تباہ کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لیبیا کے دارالحکومت سے اطلاع ملی ہے کہ لیبیا کے دارالحکومت طرابلس کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قاہرہ کے سفیر مصطفےٰ الشاذلی نے کہا ہے کہ مصر جو عرب ممالک میں سب سے زیادہ مغرب کا دوست ہے اس بات پر آمادہ نہیں ہو سکے گا کہ پابندیوں کے مطابق چلے قاہرہ کے سرکاری اخبار "الیوم" نے مصطفےٰ شاذلی کے حوالے سے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے آپس میں سماجی اور خاندانی تعلقات ہیں اور اسلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اقوام متحدہ پابندیاں لگائے تو مصر ان کا احترام کرے۔ مغربی طاقتوں نے اقوام متحدہ سے اصرار کے ساتھ مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ لیبیا پر پابندیاں لگائے۔ عرب لیگ نے کہا ہے کہ جب تک عالمی عدالت اپنا فیصلہ نہیں سنا دیتی اسوقت تک اقوام متحدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے۔ گذشتہ دنوں لیبیا کے ایک نمائندہ ابوزید عمر ڈوردا (DORDAH) عمان آئے اور شاہ حسین سے اس سلسلے میں گفتگو کی۔ اسطرح انہوں نے شام، سعودی عرب اور مصر کے سربراہوں سے بھی اس معاملے میں مدد چاہی۔ امریکہ کے سفیر رابرٹ پیلٹ ریو نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ امید ہے کہ لیگ کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جو عالمی برادری کے خلاف ہوگا۔ مطلب یہ تھا کہ اقوام متحدہ نے اگر کوئی قرارداد پاس کی تو عرب لیگ کو اس کی مخالفت کرنی چاہیئے۔

ایکسچینج بانڈز

وفاقی وزیر مال سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ امریکی حکومت نے ہم سے کہا تھا کہ فارن ایکسچینج بانڈز کے بارے میں جو خامی رہ گئی ہے اسے درست کیا جائے چنانچہ ہم نے اس خامی کو درست کر لیا ہے۔ امریکہ میں کام کرنیوالے پاکستانی بینکوں کو چیک کرنے کا امریکہ کی انتظامیہ کو پورا حق حاصل ہے۔ اور ان کے چیک کرنے کے عمل سے یہ اندازہ لگانا کہ شاید وہ ہمارے بینکوں کو بند کر رہے ہیں کسی طرح بھی درست نہیں۔ ہمارے بینکوں نے امریکہ میں کوئی غلط کام نہیں کیا۔

جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ امریکہ کی انتظامیہ نے ہمارے بینکوں پر چھاپے مارے ہیں تو سرتاج عزیز نے کہا کہ ان کا حق ہے کہ وہ ہمارے بینکوں کی کارکردگی پر نظر رکھیں کہ کسی بینک نے کوئی غیر قانونی بات تو نہیں کی لیکن یہ بات سو فیصد درست ہے کہ ہمارے بینکوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جہاں تک فارن ایکسچینج بانڈز کا تعلق ہے یہ تو ابھی امریکہ میں فروخت بھی ہونے شروع نہیں ہوئے تھے اسلئے اس سلسلے میں کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ یہ منشیات کا روپیہ ہے جو وہاں لگایا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے انہیں ایک نہایت نرم قسم کا خط موصول ہوا ہے۔ جسمیں کہا گیا ہے کہ اس سکیم میں جو خامی ہے اسے دور کر لیا جائے بعض ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ مسٹر سرتاج عزیز بعض اہم مغربی ممالک کے سفیروں سے ملے ہیں اور انہیں پاکستانی پوزیشن سے آگاہ کیا ہے۔

نجیب کا اعلان

وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر جمشید مارکر نے کہا کہ اقوام متحدہ نے افغانستان کے صدر کے اسی بیان پر کہ وُہ اپنا عہدہ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں مثبت رویے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور ان کے نمائندے بینن سیون BENON SEVAN سے افغانستان میں قیام امن کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں میں بھرپور تعاون کرے گا۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ نجیب اللہ اپنی بات پر قائم رہیں گے اور جب ان کے عہدہ چھوڑنے کا وقت آیا وُہ فی الحقیقت اپنے عہدہ سے دستبردار ہو جائیں گے۔ یہ بات افغانستان میں قیام امن کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ افغانیوں کی مشکلات ایک لمبے عرصے سے جاری ہیں اور پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ ان کے لئے امن کی فضا پیدا ہو سکے۔ مسٹر مارکر نے کہا کہ متعلقہ پارٹیوں میں گفت و شنید عنقریب شروع ہو جائے گی مجھے اس بات میں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس گفت و شنید میں بے وجہ التوا ہوتا رہے گا۔ اب حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ پاکستان اور امریکہ دونوں نے صدر نجیب کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔

جاپان کا دورہ

گذشتہ روز سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد ایک سات رکنی وفد کے ساتھ نوروز کے لئے جاپان گئے۔ روانگی سے قبل انہوں نے کہا کہ پاکستان اور جاپان کے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہو رہے ہیں۔ کیونکہ دونوں ملکوں کے علاقائی اور بین المملکتی خیالات ایک جیسے ہیں۔ آپ نے کہا کہ آپکا وفد نوروز تک جاپان میں ٹھہرے گا اور جاپانی اعلیٰ سرکاری افسروں سے اور پارلیمنٹ کے ممبروں سے ملاقاتیں کرے گا۔ اور متعدد معاملات کے متعلق گفت و شنید ہوگی۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ وفد جاپانی رہنماؤں کو ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی حالت سے آگاہ کرے گا۔ اور یہ بھی بتائے گا کہ افغان مسئلے کو حل کرنے کے لئے پاکستان نے کیا کچھ کیا ہے اور کیا کچھ کر رہا ہے۔ کشمیر کے معاملے کے متعلق خاص طور پر گفت و شنید کی جائے گی اور جاپان سے کہا جائے گا کہ وہ کوشش کرے کہ یہ معاملہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے پا جائے۔

ایران میں صلیب احمر

سرکاری نیوز ایجنسی ارنا (ایران) نے گزشتہ روز بتایا کہ ایران میں عالمی تنظیم برائے صلیب احمر جس کا دفتر تہران میں تھا کی ہر قسم کی کارکردگی پر پابندی لگا دی ہے ارنا نے بتایا ہے کہ اس صلیب احمر کی تنظیم نے کئی باتوں میں ایرانی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اور جنرل کنونشن میں جو ان کے فرائض بتائے گئے ہیں۔ ان سے بہت آگے بڑھ گئے تھے۔ اس تنظیم کو ایک ہفتے کے اندر اندر ایران سے چلے جانے کے لئے کہا گیا ہے۔ عالمی امور کے ڈپٹی وزیر خارجہ نے اس تنظیم کے سربراہ کو بلایا اور اسے اطلاع دی کہ ایران نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وُہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی کارکردگی بند کر کے ایران سے واپس چلے جائیں۔

ارنا کو اس بات کا وزارت خارجہ کے ایک بیان سے پتہ چلا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بات کسی طرح برداشت نہیں کی جاسکتی کہ کوئی غیر ملکی تنظیم کسی بھی پردے میں چھپ کر ایسی کارروائیاں کرے جو اس ملک کے مفاد کے خلاف ہوں۔ اگرچہ صلیب احمر کا کام تو عالمی طور پر سراہا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تنظیم انسانیت کی بہت خدمت کر رہی ہے۔ خاص طور پر ایسے علاقوں میں جہاں ہمدردی اور امداد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اگر ایران کی یہ بات درست ہے کہ وُہ ایران کے مفاد کے خلاف کام کر رہی تھی تو اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ اس کے دفاتر بند کر دئیے جائیں اور اسے ملک سے نکل جانے کے لئے کہا جائے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

ہدایت زمانی۔ لندن

کیمبرج یونیورسٹی

برطانیہ کی دو بڑی اور قدیم یونیورسٹیاں آکسفورڈ اور کیمبرج ہیں جو تعلیم اور تحقیق کے میدان میں سالہاسال سے انتہائی اہم اور مفید کام سرانجام دے رہی ہیں۔ ان میں اگر آکسفورڈ یونیورسٹی تعلیمی میدان میں شہرہ عالم پا چکی ہے تو کیمبرج یونیورسٹی سائنسی اور تحقیقی میدان میں نمایاں مقام حاصل کر چکی ہے۔ جن مشہور و معروف ہستیوں نے کیمبرج یونیورسٹی کو شہرہ آفاق بنایا ان میں سر آئزک نیوٹن کا نام سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ انہوں نے ریاضی اور سائنس کے میدانوں میں از حد محنت کر کے اپنا نام پیدا کیا۔ ایک اور بات اس ضمن میں قابل ذکر ہے کہ اس زمانہ میں سائنس کے تجربات کے لئے لیبارٹریاں نہیں ہوتی تھیں۔ اکثر تجربات سائنسدان اپنے پرائیویٹ کمروں میں کرتے تھے۔ جہاں کہ زمانہ لیبارٹری جیسی سہولیات معدوم تھیں۔ اکثر ایسے سائنسدان اپنے تجربات کے اخراجات بھی اپنی جیب سے ادا کرتے تھے۔ یا پھر پرائیویٹ طور پر ان کا انتظام کرتے تھے۔ اور مہینوں بلکہ سالوں دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنے کام میں منہمک رہتے تھے۔ نیوٹن نے بھی اپنے بیشتر تجربات ٹرنٹی کالج کے احاطہ میں یا پھر اپنے کمرے میں کئے۔ اس وقت تک یونیورسٹی میں فزکس کی تعلیم باقاعدہ ایک مضمون کی حیثیت میں نہیں ہوتی تھی۔ ایسا سلسلہ انیسویں صدی کے وسط سے شروع ہوا۔

۱۸۷۱ء میں پہلی مرتبہ یونیورسٹی آف کیمبرج میں فزکس کے پروفیسر کی تقرری ہوئی اور فزکس کی تدریس کے لئے لیکچر روم اور تجربات کے لئے لیبارٹری بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

اس کام کے لئے جیمز کلارک میکسول کو لیبارٹری کا انچارج بنایا گیا مگر لیبارٹری کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کے لئے تین سال لگ گئے۔

لیبارٹری کی عمارت پر ۶۳۰۰۰ پونڈ خرچ آیا۔ جو اس زمانہ کے حساب سے ایک کثیر رقم تھی۔ یہ رقم کیونڈش خاندان کے سربراہ ڈیوک آف ڈیون شائر نے ادا کئے جس کے جد امجد ہنری کیونڈش تھے۔ انہی کے نام پر لیبارٹری کی عمارت کو موسوم کیا گیا۔ چنانچہ آجکل یہ کیونڈش لیبارٹری کے نام سے مشہور ہے۔

ہنری کیونڈش خود بھی ایک عظیم سائنسدان تھے۔ وہ پہلے سائنسدان ہیں جنہوں نے زمین کا صحیح وزن تجربات کے ذریعہ معلوم کیا۔

میکسول جو لیبارٹری کے انچارج مقرر کئے گئے تھے بھی اپنے تجربات کی وجہ سے سائنسی دنیا میں اپنا مقام پیدا کر چکے تھے۔ انہوں نے روشنی کی ماہیت معلوم کرنے کے لئے بے شمار تجربات کئے نیز گیس کی خصوصیات پر تجربات کر کے بعض مفید کلیے معلوم کئے۔ گو اس تقرری کے بعد وہ سائنسی

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب :۔ پیری سے مُریدی تک

مصنّف :۔ سیّد اعجاز احمد شاہ صاحب

مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مال صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان نے اپنے حالات زندگی نہایت اختصار کے ساتھ "پیری سے مریدی تک" کے عنوان سے شائع کئے ہیں۔ یہ کتاب چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ کا شجرہ نسب بھی شامل ہے اور قادیان اور بعض دیگر مقامات پر آپ کے بعض دوستوں اور بزرگوں کے گروپ فوٹو بھی آپ لکھتے ہیں "ساتویں جماعت سے جماعت دہم تک تعلیم کے بہتر حصول میں کوشش کے لئے مجھے بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جو بورڈنگ تحریک جدید کہلاتا تھا۔ داخل کروایا گیا۔ سکول کی تعلیم اور بورڈنگ کی رہائش نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دینی اور دنیاوی تعلیم سے مجھے خوب بہرہ ور کیا۔ محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب بورڈنگ تحریک جدید کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور چودھری محمد اسمٰعیل صاحب خالد۔ چودھری عبدالواحد صاحب بی اے ودیارتھی۔ اور مولوی عبدالخالق صاحب ہمارے ٹیوٹران تھے۔ پانچوں نمازیں ہم بورڈنگ میں محترم سپرنٹنڈنٹ صاحب اور ٹیوٹران کی نگرانی میں بیت النور جا کر ادا کرتے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد بورڈنگ پہنچنے پر ٹیوٹر صاحبان دعائیں زبانی یاد کرواتے سکول میں اور بورڈنگ میں ہفتہ میں ایک ایک بار اجلاس ہوتے۔ اور اس میں تقاریر کرنے کی مشق کروائی جاتی تھی۔ تقاریر کے عنوان (دینی) ہوتے تھے۔

"تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ تحریک جدید کی تعلیم اور اساتذہ کرام و ٹیوٹران صاحبان کی شفقت و محبت اور خدا تعالیٰ کے خوف سے میری تعلیم و تربیت ہوئی۔ خدا تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے اساتذہ کرام ٹیوٹران صاحبان اور محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب کو اجرِ عظیم سے نوازے"۔

پھر آپ لکھتے ہیں "۱۹۴۴ء میں اخبار الفضل میں مکرم خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے ساتھ کام کیا اور پھر بطور انسپکٹر تعلیم نظارت تعلیم و تربیت قادیان کے تحت اضلاع گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گجرات جہلم کیمبل پور اور صوبہ سرحد کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ "تاریخ احمدیت" میں اس بات کا ذکر موجود ہے۔

نظامِ وصیت میں شمولیت کے سلسلے میں آپ لکھتے ہیں۔ "غالباً ۱۹۴۴ء میں مجھے جبکہ میری تنخواہ پچیس روپے ماہوار تھی۔ وصیت کرنے کی سعادت ملی۔ میرا وصیت نمبر ۱۳۰۰۷ ہے۔ وصیت کے دو گواہوں میں سے ایک صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب ایم اے (جو ۱۹۶۵ء میں امام جماعت الثالث بنے) تھے۔ غالباً ۱۹۶۷ء میں عاجز بیمار اور کمزور ہو گیا تو سیدنا حضرت امام جماعت الثالث سے عرض کیا حضور بیمار ہوں۔ دعا کریں اور اگر مر جاؤں تو میرا جنازہ آپ پڑھانا کیونکہ وصیت کے میرے دو گواہوں میں ایک گواہ آپ ہیں

آپ نے فرمایا فکر نہ کریں مرتے نہیں دعا کروں گا"۔

پھر لکھتے ہیں

"عاجز کو حضور پُرنور (حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ہم مکتب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بچپن میں مجھے میرے تیز دوڑنے وغیرہ کاموں سے "ہوائی جہاز" کا نام دیا ہوا تھا اور مجھے اس پر فخر ہے۔ ۱۹۹۰ء جلسہ سالانہ لندن پر اہلِ پاکستان کی مجموعی ملاقات بیت الذکر اسلام آباد ٹلفورڈ میں ہوئی۔ میرے کھڑے ہونے اور سید اعجاز احمد آف اسلام آباد کہنے پر حضور نے فرمایا۔ آگے بھی کہیں عاجز نے عرض کیا آگے حضور ارشاد فرماویں۔ سو حضور نے از راہ شفقت فرمایا یہ سید اعجاز احمد صاحب میرے کلاس فیلو ہیں۔ بچپن میں ہم ان کو ہوائی جہاز کہا کرتے تھے۔ اب یہ سیّد اعجاز احمد صاحب ہوائی جہاز پر سوار ہو کر لندن پہنچ گئے۔

جب سید اعجاز احمد صاحب جرمنی چلے گئے تو محترم عبدالغفور بھٹی صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کے لکھنے پر حضور پُرنور نے لندن سے ذیل کا خط جواباً تحریر فرمایا۔ "آپ کا خط مورخہ ۵ نومبر ۱۹۹۰ء موصول ہوا جس میں آپ نے مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب کو قائد تعلیم و تربیت اور اڈیٹر مقرر کئے جانے کی منظوری مانگی ہے مجھے یہ تقرری منظور ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم سیّد اعجاز احمد شاہ صاحب کو بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے (اے خدا تو ایسا ہی کر)"

اپنی شادی کے سلسلے میں آپ لکھتے ہیں۔ میری والدہ محترمہ نے سیدہ اماں جان (حرم حضرت سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے میرے لئے رشتے کا عرض کر کے مشورہ لیا کہ فلاں لڑکی اعجاز احمد کے لئے میں نے دیکھی ہے آپ کا مشورہ چاہتی ہوں۔ حضرت اماں جان نے فرمایا وہ خدمت کرنے کی بجائے خدمت کرائے گی تم فکر نہ کرو۔ رشتے خود ہی تمہارے گھر آجائیں گے۔ چنانچہ جہاں میرا رشتہ طے ہوا وہ خود کسی کے بتلانے پر قادیان تشریف لائے اور میرا رشتہ طے ہوا۔ میں نے اپنے پانچ بچوں کی شادیاں کی ہیں۔ اور ہر رشتہ کے لئے خدا کے حضور یہ دعا مانگتا تھا کہ حضرت اماں جان اس دنیا میں ہیں نہ میری والدہ محترمہ۔ اب رشتوں کے سلسلے میں حضرت اماں جان کا فرمایا ہوا قول میرے حق میں بھی پورا فرما۔ چنانچہ بفضلِ خدا مجھے بچے بچیوں کے رشتوں میں کوئی تکلیف تاخیر نہ ہوئی اور رشتے طے پا کر کامیاب ثابت ہوئے"۔

اگرچہ یہ حالاتِ زندگی نہایت مختصر ہیں لیکن انہیں پڑھ کر ایک گونہ روحانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اساتذہ کے متعلق بھی اور سید اعجاز احمد شاہ صاحب کے والدین کے متعلق بھی۔ جس طرح مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب نے ایک لمبا عرصہ سلسلہ کی (ہندوستان اور پاکستان میں) خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جرمنی میں بھی ایک لمبا عرصہ خدمت دین کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ : صـ۳ سے آگے

مطالبہ کرنا۔ کہ خدا کی ذات ہمیں دکھا دو ایک بیہودہ مطالبہ ہے۔ کیونکہ ذات تو کسی چیز کی بھی نظر نہیں آتی۔ سب چیزوں کو ان کی صفات کے ذریعہ ہم پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی خدا تعالیٰ کو اس کی صفات دیکھ کر تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں رحمانیت ہو رہی ہے۔ اور بہت سی چیزیں ہمیں بغیر ہماری محنت کے بے مانگے کے مل رہی ہیں۔ مثلاً سورج۔ چاند ہوا۔ پانی وغیرہ یہ سب کچھ نعمتیں ہمیں بے محنت کے ملی ہیں۔ اور اسی کا نام رحمانیت ہے۔ سو جب ہم رحمانیت کی صفت دنیا میں دیکھتے ہیں تو اس کا موصوف بھی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ کوئی صفت بغیر موصوف کے نہیں ہوتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں ربوبیت ہو رہی ہے۔ دیکھو جب ہم ماں کے پیٹ سے نکلے اس وقت ہمارے لئے دودھ مہیا کیا گیا۔ اور ہم نے ایک دو سال تک بڑے آرام سے زندگی بسر کی۔ پھر جب کہ ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہ رہا اور اناج وغیرہ کے کھانے کی ضرورت پڑی تو ہمیں دانت دئے گئے تاکہ سخت چیزیں ہم چبا سکیں۔ سو جب ہم دنیا میں صفت ربوبیت کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو اس کے موصوف کا کیوں انکار کریں۔

پھر صفت علم کو دیکھو۔ اس کا بھی قانون قدرت سے پتہ لگتا ہے مثلاً جب ایک مقام پر سورج بنایا۔ تو اس بنانے والے کو باقی جگہوں کی بھی اطلاع تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس سورج سے اتنے فاصلے پر انسانی آنکھ ہے۔ نہ تو سورج کو زیادہ قریب کیا۔ کہ انسان کی آنکھیں چندھیا جائیں اور وہ کچھ دیکھ نہ سکے۔ اور نہ اس قدر دور کہ وہ اندھا ہو جاوے۔ اور کھیتیاں بھی نہ پکیں۔ غرض انسانی آنکھ اور سورج دونوں کے تعلقات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دونوں کا بنانے والا ایک ہے۔ اور سورج بناتے وقت اسے آنکھ کا اور آنکھ بناتے وقت اسے سورج کا علم تھا۔ پھر جب ہمارے کان بنائے۔ تو ادھر خوش آوازی بھی پیدا کی۔ اور جب ذائقہ کی قوت زبان میں ودیعت کی۔ تو میووں اور بہت سے کھانوں کو مزیدار بنایا۔ اسی طرح ناک میں قوت شامہ رکھی۔ تو ادھر بہت سے خوشبودار پھول بھی اس کے لئے پیدا کئے۔ غرض دنیا کی چیزیں آپس میں ایک گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ اور یہ بات علم پر دلالت کرتی اور علم بغیر عالم کے نہیں کیونکہ کوئی صفت بغیر کسی موصوف کے قائم نہیں ہوتی۔ سو اسی عالم کو ہم اپنی اصطلاح میں خدا کہتے ہیں۔

ریڈنگ روم سے اچھے اچھے رسالے یا کتابیں لا کر پڑھنا بچوں کے لئے نہایت مفید مشغلہ ہے۔ اسکی سرپرستی کیجئے اور اس سلسلے میں بچوں کی راہنمائی کیجئے۔ لیکن اس بات کا بھی اہتمام کیجئے کہ وہ جماعت کا لٹریچر خاص طور پر الفضل اور دیگر رسالے یعنی خالد اور تشحیذ الاذہان وغیرہ بھی پڑھتے ہیں۔ بلکہ کبھی کبھی انہیں اخبار الفضل اور دیگر رسالے دے کر ان سے کہیئے کہ وہ ان کا کوئی حصہ آپ کو پڑھ کر سنائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۰۱ میں طاہر قمر ولد چوہدری جلال الدین قمر قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال ۱۱ ماہ ۱۰ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۷ دارالصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طاہر قمر ۱۴/۷ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ طارق محمود ناصر ۱/۶ دارالصدر شمالی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۲ میں نوید احمد ولد محمد رشید صاحب قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13-B/34 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد اس جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نوید احمد 13-B/34 فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید عبداللہ ندیم وصیت نمبر ۲۵۷۱۶۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۳ میں آمنہ بیگم بیوہ شیخ محبوب الٰہی قوم ڈار عمر ۶۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۷ دارالصدر شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۱-۹۱ ایسے وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ایک کنال ۴ مرلہ ۱۳/۱۰ دارالرحمت غربی ربوہ مالیتی پانچ لاکھ کا ۱/۸ حصہ۔ (۲) نقد ۶۰۰۰/- روپے (۳) طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ آمنہ بیگم کوارٹر نمبر ۱۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبدالحئی شاہ وصیت نمبر ۲۵۰۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ امۃ الودود وصیت نمبر ۲۵۷۸۷

مسل نمبر ۲۸۴۰۴ میں منصور احمد ولد نورالدین صاحب قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸۔ ناصر آباد ربوہ (حدیقۃ المبشرین) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر آج بتاریخ ۱-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۲۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منصور احمد ولد نورالدین ۱۸۔ ناصر آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد وصیت نمبر ۱۶۵۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد امتیاز وصیت نمبر ۲۴۳۸۷۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۵ میں شاہدہ حیات زوجہ حافظ محمد حیات آف لالیاں ضلع جھنگ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴۶۔ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی ۴۰۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شاہدہ حیات ۱۴۶۔ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حافظ محمد حیات خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۹۴۴۹ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۶ میں عبدالرؤف ولد عبدالرزاق قوم خیبان پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۹/۵۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالرؤف ۳۹/۵۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبشر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۶۳۴۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد عابد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۳۰۸۴۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۷ میں قانتہ رشید بنت چوہدری رشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۵۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں ۶ ماشہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے۔ (۲) طلائی چین چھ ماشہ مالیتی ۱۸۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ قانتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید بنت چوہدری رشید احمد صاحب ۱۴/۵۵ دار العلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ٹھیکیدار محمد دین سے وصیت نمبر ۱۵۵۳۰ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد مہار ولد چوہدری غلام سرور ۹/۵ دار العلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۸ میں نصیب احمد بٹ ولد محمد حنیف بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نصیب احمد بٹ ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حافظ مظفر احمد وصیت نمبر ۱۲۲۶۹۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ خلیل احمد تنویر وصیت نمبر ۲۳۶۴۸۔

مسل نمبر ۲۸۴۰۹ میں نجمہ پروین بنت ملک مظفر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۲۳½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزن ۳ء ۱۲۰ گرام مالیتی ۴۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نجمہ پروین بنت ملک مظفر احمد صاحب B-26 ایگریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سریاب روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک مظفر احمد وصیت نمبر ۱۵۶۷۹ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا منور بیگ صدر مجلس موصیاں کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۱۰ میں ملک مبشر احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۱½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال حال کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک مبشر احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب B-26 انکا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سریاب روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک مظفر احمد وصیت نمبر ۱۵۶۷۹ والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا منور بیگ صدر مجلس موصیاں کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۱۱ میں رابعہ بی بی زوجہ چوہدری عطاء اللہ قوم بھلی پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور وزنی ۲ تولہ دس ماشہ مالیتی ۹۰۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر ۳۲/- روپے۔ (۳) نقد رقم ۷۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰،۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت پسران خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رابعہ بی بی زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب بھلی چک ۹۸ شمالی P.O. خاص ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد احمد فیض معلم وقف جدید وصیت ۱۶۵۸۹ء گواہ شد نمبر۲۔ مشتاق احمد بھلی پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۱۲ میں مظہر احمد طاہر ولد حکیم رحمت علی صاحب قوم گل جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رچنا ٹاؤن سکیم نمبر ا گلی نمبر ۸ شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۲-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مظہر احمد طاہر رچنا ٹاؤن سکیم نمبر ا گلی نمبر ۸ جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ شفیق احمد جاوید معلم وقف جدید۔ گواہ شد نمبر۲۔ لطیف احمد شمس معلم وقف جدید۔

ربوہ کا پوسٹ کوڈ

35460

حق کو چھپایا نہ کرو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:

"اللہ فرماتا ہے ہمارے فضلوں کو یاد کرو اور میرے عہدوں کو پورا کرو۔ میں بھی اپنے عہد پورے کروں گا۔ کبھی تلوّنی کی بات نہ کیا کرو اور گول مول باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ حق کو چھپایا نہ کرو بحالیکہ تم جانتے ہو۔"

(خطباتِ نور جلد دوم ص ۲۶۸)

ناصر کنڈر گارٹن۔ ربوہ

گذشتہ سال پانچویں جماعت کے وظیفہ کے امتحان میں کامیاب ہونے پر ہمارے سکول کی ایک بچی عزیزہ سیماب سعید دختر محمد سعید صاحب وظیفہ کی حقدار قرار پائی ہے۔ جو اسے چھٹی جماعت سے آٹھویں جماعت تک ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بچی، اس کے والدین اور سکول کے لئے بابرکت کرے۔

پرنسپل ناصر کنڈر گارٹن

بقیہ: ص ۵ سے آگے

کے میدان میں کوئی مزید قابل قدر کارنامہ سرانجام نہیں دے سکے۔ تاہم انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی میں سائنس کی تعلیم کے لئے ایک عمدہ اور ریکل کانٹے سے لیس لیبارٹری تیار کر لی۔ جہاں تجربات صحیح طریق پر اور موزوں حالات کے تحت کئے جانے لگے۔ اس طرح عوام کو سائنس کی اہمیت اور قدر و منزلت کا احساس ہوا اور لوگوں میں سائنسی شعور بیدار ہوگیا۔